قوم کی شہزادیوں کے لیے انمول تحفہ

آپ کے گھر میں شادی ہے اور تحفہ میں ان کو
"اچھی بیٹیاں" (کتاب) نہیں دیا، تعجب ہے!!

اچھی بیٹیاں

ACHCHI BETIYAN

مصنف
استاذ القراء و الحفاظ حضرت مولانا
قاری محمد نسیم احمد قادری
لوہنہ جنکپور (نیپال)

ناشر: جامعہ سنیہ کھنڈوہ، ایم پی، انڈیا
زیر اہتمام: سنی سینٹر آف نیپال جنکپور ۲۰

قوم کی شہزادیوں کے لیے انمول تحفہ

اچھی بیٹیاں

مصنف

استاذ القراء والحفاظ حضرت مولانا

قاری محمد نسیم احمد قادری

بانی و مہتمم مدرسہ فیض النبی نوری مرکزی دار القرأت لوہنہ جنک پور نیپال

ناشر

جامعہ سنیہ کھنڈوا، ایم پی، انڈیا

نام کتاب : اچھی بیٹیاں

مؤلف : استاذ القراء والحفاظ حضرت مولانا قاری محمد نسیم احمد قادری
بانی ومہتمم مدرسہ فیض النبی نوری مرکزی دار القرأت
لوہنہ جنک پور نیپال

نظر ثانی : مفتی محمد فیروز القادری مصباحی جامعۃ النبویہ رام پور مدھوبنی
مفتی غلام جیلانی مصباحی ازہری، قاری محمد اشتیاق مدرسہ حبیبیہ برکات مفتئ اعظم سیتامڑھی

اشاعت اول : ستمبر ۲۰۲۰ء

ناشر : جامعہ سنیہ کھنڈوا، ایم پی، انڈیا

{برائے رابطہ}

انڈیا +919199595391 نیپال +9779804875986

کتاب ملنے کے پتے:

● مدرسۃ المدینہ فیضان مفتئ اعظم ہند، پریہار، رضا بکڈپو پریہار ● فیضی کتاب گھر سیتامڑھی ● دینی کتاب گھر سیتامڑھی ● نوری کتاب گھر سیتامڑھی ● جامعہ اقراء للبنات خواجہ نگر سرسنڈ ● سنی سینٹر آف نیپال، جامعہ سنیہ کھنڈوا ایم پی ● کلیہ فاطمۃ الزہراء للبنات ریلوے اسٹیشن جنک پور 1 نیپال ● جامعہ بنات المسلمین المعروف بہ جامعۃ البنات پول چوک جنک پور16 نیپال ● جامعۃ المدینہ للبنات نوری محلہ صدیق چوک جنک پور16 نیپال ● جامعہ فاطمۃ الزہراء دونار چوک دربھنگہ بہار ●

قرآن

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۲۸

حدیث پاک

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے زندگی گزارے (یعنی ان کے جو حقوق شریعت نے مقرر فرمائے ہیں وہ ادا کرے، ان کے ساتھ احسان اور بہتر سلوک کا معاملہ کرے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے) اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں اللہ تعالی سے ڈرتا رہے تو اللہ تعالی اس کی بدولت اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

ترمذی باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام کے اندر اولاد کی تعلیم وتربیت پر جس قدر زور دیا گیا ہے اور چیزوں پر اس کے مد مقابل بہت کم ہے۔ اولاد کی تربیت اور تعلیم و تعلم کی اہمیت پر ہمارے بڑوں نے بہت ساری کتابیں لکھی ہیں۔ قرآن مقدس کی آیات اور احادیث مبارکہ اس ضمن میں بے شمار ہیں لیکن اس رسالہ میں ہم نے خاص کر بچیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے قرآن مقدس اور احادیث کریمہ کے مفہوم کے ساتھ ساتھ اہل عقل و دانش کے قول کے مجموعہ کو اکٹھا کرنے کی کوشش کیا ہے تاکہ ماں باپ اپنی بچیوں کی اچھی تربیت کا خیال رکھیں۔ رہی بات بچیوں کی عظمت، ان کی قدر و منزلت تو اس بات کو پوری دنیا جانتی ہے کہ اسلام سے پہلے ان کا کوئی مقام نہ تھا یہ صرف مرد کے لیے کھلونا سمجھی جاتی تھیں، عیش و عشرت کے سامان کے علاوہ ان کا کوئی مقام و منصب نہ تھا۔ بچیاں زندہ در گور کر دی جاتی تھیں اور بہت سارے مظالم ان پر ڈھائے جاتے تھے، نہ باپ کی نگاہ میں کوئی عظمت تھی نہ شوہر کی نگاہ میں کوئی وقعت، نہ بھائی کے یہاں کوئی قدر و منزلت نہ بیٹا کے لیے یہ قابل احترام۔ مگر الحمدللہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد نے بیٹیوں کو رحمت، بہنوں کو برکت، بیویوں کو نعمت اور ماں کے قدموں تلے جنت بتایا پھر ان کی قدر و منزلت کا کیا کہنا آج جس گھر میں یہ نہ ہوں وہ گھر بے رونق ہے۔ ان کی قدر و منزلت کے اوپر

سیکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مگر اسلام نے جو مقام و منصب عطا کیا ہے نہ پہلے کسی نے دیا نہ آنے والے وقت میں کوئی دے سکتا ہے۔ آج کل آزادی کے نام پر ان کو ننگا نچانا اور عیش و عشرت کے نام پر محفوظ جگہ سے باہر نکال کر ان کو اپنے ہوس کا شکار بنانا یہ ان پر احسان اور ان کے حقوق کو ادا کرنا نہیں ہے بلکہ انھیں لوبھ ولالچ دے کر دھوکا دینا ہے، انھیں بے آبرو کرنا ہے۔ لہذا بیٹیوں کو چاہیے کہ وقت اور حالات کو پہچانیں ساتھ ہی ساتھ دوست اور دشمن کا پرکھ بھی اپنے اندر پیدا کریں تاکہ آپ کی آبرو آپ کا وقار سلامت رہ سکے۔ اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل قوم کی بیٹیوں کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین!

قوم کی شہزادیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی غرض سے اس مختصر رسالہ کو مرتب کیا گیا ہے۔ اہل علم حضرات کی بارگاہ میں گزارش ہے کہ اگر کہیں کمی بیشی نظر آئے تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں شکریہ کے ساتھ اصلاح کی جا سکے۔

ضروری نہیں کہ بیٹوں سے نام روشن ہو
مرے نبی کا چلا خاندان بیٹی سے

محمد نسیم احمد قادری

خادم فیض النبی نوری مرکزی دار القرآت لوہنہ جنک پور نیپال

بیٹیوں کے لیے ضروری ہدایات

- **حیا:** چھوٹی بچیوں کو بچپن سے حیا کرنا پردے میں رہنا سکھائیں، اگر حیا کی چادر اوڑھ لی یا ماں باپ نے اوڑھا دیا تو بچپن سے بوڑھاپے تک ہر حال میں اس کی آبرو اور اس کا وقار محفوظ رہے گا پھر دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیابی ملے گی، ان شاء اللہ
- چھوٹی بچیوں کو بچپن ہی سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اس کے احکام کی پابندی سکھائیں۔ عمل میں کوتاہی پر اللہ تعالی کا خوف دلائیں۔
- **عبادت:** چھوٹی بچیوں میں عبادت و ریاضت کا شوق پیدا کرنا چاہیے تاکہ بالغ ہونے پر عبادت و ریاضت میں کوتاہی نہ کرے۔
- **استقامت:** تاکہ حالات چاہے جیسے ہوں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر توکل (بھروسہ) کرے۔
- زہد فی الدنیا: یعنی دنیا سے دوری اور اس کی حرص و ہوس سے دل خالی رہے تاکہ کسی کے لالچ میں آکر اپنی زندگی تباہ و برباد نہ کرے۔
- **آخرت کی محبت:** تاکہ دنیا نہ ملنے پر غم نہ ہو اور آخرت پانے کی خواہش سے اللہ کی رضا پہ راضی رہے۔

- **خدمت:** چھوٹی بچیوں میں خدمت کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے یوں تو فطری طور پر ہوتا ہی ہے بس ذرا اور اس کو بڑھا دیں تاکہ اس کے ذریعے ماں باپ کے یہاں اور شادی کے بعد شوہر کے یہاں ہر کسی کے دل میں اپنا گھر بنا سکے۔
- **ضد:** چھوٹی بچیوں کو بچپن ہی سے ضد جیسی خطرناک بیماری سے بچائیں، اس کے اندر ضد ہرگز نہ آنے دیں پھر اسے صبر و شکر کے ساتھ ساتھ خوش رہنا بھی سکھائیں۔
- **لباس:** بچیوں کے کپڑوں میں بھی یہ خیال رکھا جائے کہ جاندار کی تصویر نہ ہو، غیر مسلموں کے کسی شعار کی تصویر نہ ہو، لڑکوں کے مشابہ لڑکی کا لباس نہ ہو۔ یاد رہے کہ بچی خود مکلف نہیں لیکن والدین مکلف ہیں۔ لہذا اگر وہ غیر اسلامی لباس پہناتے ہیں تو ان سے اللہ رب العزت اس کا مواخذہ کرے گا۔ آج کل بچیوں کو فلموں، ڈراموں والے لباس پہنائے جاتے ہیں جو کہ معاشرے میں بچیوں کے ساتھ بڑھتی ہوئی زیادتی و درندگی کے اسباب میں سے ایک یہ بھی شمار ہوتا ہے۔ جب بچیوں میں بچپن ہی سے اس طرح کے لباس کی عادت دلوائیں گے تو بڑی ہو کر ہرگز مہذب لباس پہننے کو تیار نہیں ہوں گی۔ اگر آپ کو اپنی بچیوں سے محبت ہے تو ان کو بچپن ہی سے مغربی لباس سے دور رکھیں۔ ڈھیلے ڈھالے مہذب لباس پہننے کی عادت اور کم از کم سر مکمل ڈھانپنے کی

عادت ڈالیں تاکہ بھیڑیوں کے نگاہ بداور ہوس کا شکار ہونے سے محفوظ رہنے کا سبب بن سکے۔ محبت کا یہ ثبوت ہرگز نہیں کہ آپ بیٹی کی پرورش نامکمل مہنگی لباس پہنا کر کرتے رہیں اور اس کی یہ بری عادت بعد میں آپ کو مشکل میں ڈالنے کے ساتھ ساتھ عذاب قبر و حشر کا سبب بنے۔

- **بچیوں کو عریاں لباس** اور بے پردگی کے خطرات اور اس کے سبب سے بچیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں سے آگاہ کرتے رہیں۔
- **وہ بچیاں** جن کی عمر سات سال سے کم ہوتی ہے ان کے لیے پردہ نہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھیں ننگا رکھا جائے یا دوسرے لوگوں کے سامنے انھیں کپڑے بدلوائے جائیں یا غیر اسلامی لباس کی عادت ڈالی جائے۔ بچی میں بچپن ہی سے حیا پیدا کرنے کے لیے اسے نہ تو دوسروں کے سامنے کپڑے بدلوائیں، نہ نہلائیں، نہ ناف سے گھٹنوں تک کے حصے میں دوسروں کے سامنے دوا وغیرہ لگائیں تاکہ اسے یہ پتا ہو کہ اس جگہ کو دوسروں کے سامنے ننگا کرنا بری بات ہے۔
- **دور حاضر میں** بچیوں کو فیشن کرانا ایک عام رواج بن چکا ہے۔ عورتوں نے فتنوں کو خود اتنا بڑھا دیا ہے کہ الامان والحفیظ! جب مائیں بیوٹی پارلر سے تیار ہو کر (میک اپ کروا کر) آتی ہیں تو وہ اپنی سات آٹھ سالہ بچیوں کو بھی وہیں میک

اپ کرواتی ہیں یا بچیاں میک اپ کرانے کی ضد کرتی ہیں نتیجہ یہ کہ پانچ پانچ چھ چھ سال کی بچیوں کے ساتھ درندگی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ لہذا فتنوں سے بچنے کے لیے بچیوں کو سادہ اور مہذب لباس پہنانا چاہیے۔

- کھیل کود: ماں باپ کو چاہیے کہ چھوٹی بچیوں کے کھیل کود میں بھی نگرانی کریں کیوں کہ آج کل فلموں ڈراموں کی فحش تصویریں کم عمر کی بچیوں میں بھی اپنا اثر اتار چکی ہیں۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو ماں باپ اپنی بچیوں کو فلموں ڈراموں سے دور رکھنے کے ساتھ خراب ساتھیوں کے ساتھ کھیل کود کی اجازت ہرگز نہ دیں۔
- تعلیم: بچیوں کو تعلیم قرآن اور ادب کے ساتھ جہاں تک ہو سکے اچھی سے اچھی دیگر تعلیم بھی دلوائیں۔ بیٹیوں کی تعلیم کس قدر ضروری ہے بس اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اہل عقل کہتے ہیں کہ اگر ایک عورت تعلیم یافتہ ہو گئی تو گویا کہ ایک قبیلہ تعلیم یافتہ ہو گیا۔ بچوں کا پہلا مدرسہ و اسکول ماں کی گود ہے۔ بچے سب کچھ یعنی ادب، عقل، تدبر سب وہیں سیکھتے ہیں۔ لہذا بیٹیوں کی تعلیم کا خوب خیال رکھیں مگر ایسی خلط ملط جگہ سے محفوظ رکھیں جہاں برائیاں عام ہوں۔

ایسی تعلیم کس کام کی جس سے فتنہ جنم لے اور عزت و آبرو محفوظ نہ ہو

اور بچیاں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ ہو۔ عریانی، فحش گوئی، بدکاریاں ان کے ذہن و دماغ میں آئے تو ایسی تعلیم اور ایسی جگہ سے دور رکھیں ورنہ دنیا و آخرت دونوں میں ماں باپ کی پکڑ ہوگی اور سخت سے سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

- **غم گساری:** چھوٹی بچیوں کو غم گساری کی تعلیم دیں تاکہ اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے غم کو اپنا غم سمجھے اور ان کے غم دور کرنے اور صبر کرنے میں مددگار بن کر ہر دل عزیز رہے۔
- **ماں باپ کو چاہیے:** کہ بچیوں کے سامنے کسی طرح کی بے حیائی کی بات یا کام نہ کرے۔ مثلاً فحش گوئی، گالی گلوچ، جھگڑا لڑائی نہ کرے اس لیے کہ ایسا کرنے سے آپ کی تربیت بے اثر ہوگی اور بچیوں میں یہ عادت بآسانی جلد آجانے کا خطرہ ہے۔
- **ماں باپ کو چاہیے:** کہ اپنی بچیوں کے سامنے ایک دوسرے کو طعنہ نہ دے اور ایک دوسرے کو ذلیل نہ کرے بلکہ ایک دوسرے کی عزت و قدر کرے تاکہ بچیوں کی نگاہ میں ماں باپ کی عظمت برقرار رہے اور ان کی تربیت اچھی سے اچھی ہو سکے۔
- **ماں باپ کو چاہیے:** کہ اپنے کردار کو بچیوں کے سامنے بہت پاک اور ستھرا رکھے

اس سے آپ کی بچیوں کے کردار بھی اعلیٰ (بلند) ہوں گے۔

- **گھریلو کام:** ماں باپ کو چاہیے کہ چھوٹی بچیوں سے گھر کے کاموں میں مدد لیں اور بچیوں کو بھی چاہیے کہ گھر کے کاموں میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹائے تاکہ گھریلو کام کاج کرنے کی عادت بنے۔
- ماں باپ کی بات خوب توجہ سے سنے اور کسی قسم کا معاملہ ہو تو ماں باپ کے سوا کسی کو معلوم نہ ہونے دے۔

بڑی بچیوں کے لیے خاص ہدایات

✍ بڑی بچیاں اپنا خوب خیال رکھیں یعنی صاف ستھری رہیں، کپڑا میلا کچیلا نہ پہنیں، بال سنوار کر رکھیں اور دیگر طریقے سے بھی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔ اس سے ماں باپ خوش ہوتے ہیں اور رہن سہن میں وقار پیدا کریں اس سے خاندان میں اور رشتہ داروں میں اس کی عزت بڑھتی ہے اور شادی کے پیغام میں بھی دشواریاں نہیں ہوتیں اور ہر عزت دار شخص ایسی بچیوں کو اپنے گھر کی زینت بنا کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ صرف سچ بولیں جھوٹ کبھی نہ بولیں تاکہ لاشعوری میں یا دوستوں یعنی سہیلیوں کے بہکاوے میں کوئی غلط کام ہو جائے یا غلط بات ہو جائے تو ماں باپ اس کا بہتر حل نکال سکیں۔ بڑی بچیاں

اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ماں باپ سے بڑھ کر پوری دنیا میں کوئی بھی آپ کا سچا ہمدرد نہیں ہوسکتا بلکہ تجربہ ہے کہ ماں باپ بیٹوں سے بھی زیادہ بیٹیوں کے ہمدرد ہوتے ہیں۔ لہذا معاملہ چاہے کچھ بھی ہو آپ ان کے ساتھ صرف سچ بولیں گرچہ ان کی طرف سے غلطی پر معمولی سزا کا بھی امکان ہو، ان کی بروقت کی تنبیہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچائے گی ان شاء اللہ۔

✍ بڑی بچیاں ماں باپ کی قدر و عزت اور ان کی تعظیم و توقیر ہر حال میں بجالائیں تاکہ شادی کے بعد ماں باپ کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر اور ان کے ماں باپ اور دیگر گھر کے افراد کی تعظیم و توقیر کر کے ان سب کی نگاہ میں اپنی قدر و منزلت ہمیشہ بڑھاتی رہیں۔

✍ بڑی بچیاں تمام کاموں پر اپنے ماں باپ کو ترجیح دیں اور ان کے حکم کو اللہ و رسول کے حکم کے بعد ہر حکم پر مقدم جانیں اور شادی کے بعد اپنے شوہر کے حکم کو سارے حکم پر ترجیح دیں تاکہ اس عادت سے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا بنی رہیں اور شادی کے بعد شوہر کے دل کی ملکہ بنی رہیں۔

✍ **زبان درازی:** بڑی بچیوں کو چاہیے کہ گھر میں اپنی ماں اور بھائی بہنوں اور دیگر لوگوں سے زبان درازی ہرگز نہ کریں چوں کہ زبان درازی تمام فتنوں کی جڑ ہے اور زبان درازی سے انسان اکثر ذلیل و رسوا ہوتا رہتا ہے

اور یہی بری عادت اکثر بچیوں کو شادی کے بعد شوہر اور ان کے گھر والوں سے جدائی کا سبب بنتی ہے۔ یہ خبیث عادت اگر آپ نہیں چھوڑتی ہیں تو طلاق جیسی نوبت آجاتی ہے جو آپ کی زندگی کے لیے موت سے بدتر پیغام لاتی ہے پھر بچیوں کا پورا خاندان اور اس کے شوہر کا خاندان میدان جنگ کے سپاہی بنتے ہیں اور معاملہ کورٹ تک پہونچتا ہے، والدین (ماں باپ) اور بھائی جیل تک کی مصیبت جھیلتے ہیں اور ذلت و رسوائی دونوں خاندان کا مقدر بن جاتا ہے۔ لہذا آپ کی نرم مزاجی اور زبان درازی نہ کرنا ان تمام فتنوں کے دروازے کو ہمیشہ کے لیے بند کر سکتا ہے۔

✍ **سخت مزاجی:** بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کے ساتھ اور گھر کے دیگر افراد کے ساتھ سخت مزاجی نہ دکھائیں، یہ بری خصلت ماں باپ کے گھر میں اور شادی کے بعد شوہر کے گھر میں انھیں اکیلا کر دیتا ہے۔ لوگ ایسی بچیوں سے دور ہونے لگتے ہیں اور ان کے صحت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور حسن کے نکھار کو بھی یکسر ختم کر دیتا ہے۔

تنبیہ

ہاں بچیوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ماں باپ کی غیر موجودگی میں اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسرے کے لیے سخت مزاجی پیش کریں اور

شادی کے بعد شوہر کے گھر والے اور خاص رشتہ داروں کے علاوہ بظاہر سخت مزاجی ظاہر کریں کہ کوئی غلط بات یا غلط کام کی امید ان سے نہ رکھے بلکہ بیٹیاں اپنے ماں باپ اور شوہر اور ان کے ماں باپ کے علاوہ دوسرے کے لیے مثل سورج بن کر رہیں کہ کوئی غلط نگاہ سے اسے دیکھنے کی جرأت نہ کرے اور اس کی ہیبت سے اس کی طرف کسی غیر کی نگاہ نہ اٹھے۔

فرمائش: بڑی بچیوں کو چاہیے کہ فرمائش کی عادت اپنے کنٹرول میں رکھیں بلکہ نہ کے برابر اپنے اندر آنے دیں۔ تجربہ ہے کہ ماں باپ اس کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہی ہیں۔ فرمائش کی فراوانی گھر والوں کی نگاہ میں اور شادی کے بعد شوہر کی نگاہ میں بے وقار کر دیتی ہے لہذا بے جا فرمائش سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

غصہ: بڑی بچیوں کو چاہیے کہ غصہ کسی بھی معاملہ میں ہرگز نہ کریں کیوں کہ اہل عقل کہتے ہیں کہ غصہ کی ابتدا عقل کا ختم ہونا ہے اور انتہا ہمیشہ کی شرمندگی پر ہے۔

بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ بھائی بہن کو چھوٹے چھوٹے تحفے دیتی رہیں اس سے ماں باپ کا دل بہت خوش ہوتا ہے اور اس عادت کو اپنے اندر برقرار رکھ کر شادی کے بعد اپنے شوہر کو بھی چھوٹے چھوٹے گفٹ دیتی

رہیں اور ان کے گھر کے افراد کو بھی ان کے مراتب کے لحاظ سے اور اپنی حیثیت کے اعتبار سے چھوٹے چھوٹے تحفہ دیتی رہیں تاکہ گھر والوں میں اس کی محبت اور عزت بڑھتی رہے۔

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اگر مبائل، ٹیلی فون وغیرہ پہ بات کرنا چاہیں تو ماں باپ کے خاص اور عزیز رشتہ دار کے ساتھ بات چیت کریں اس سے ماں باپ کو خوشی ہوتی ہے اور شادی کے بعد ان سے بات کریں جن سے شوہر بخوشی اجازت دیں، اور اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے دوستوں سے اجازت کے باوجود بھی ہرگز بات نہ کریں تاکہ شوہر کی نگاہ میں آپ کا اعتماد برقرار رہے اور آپ کی پاک دامنی پہ کوئی حاسد (حسد کرنے والا) یا آپ کی آبرو کا کوئی دشمن انگلی نہ اٹھا سکے۔

ضروری ہدایت

قریب قریب تمام بڑی بچیاں مبائل سے اٹھنے والے فتنوں کو جانتی ہیں لہذا آپ اپنے آپ کو اس فتنے سے کیسے بچائیں گی یہ آپ کے عقل و دانش کے اوپر ہے میرا ناقص مشورہ یہ ہے کہ مبائل سے اپنے آپ کو دور رکھیں اور صرف ضرورتاً استعمال کریں، اس کے فتنوں پر نگاہ رکھیں اور سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنے محرم اور شوہر کے علاوہ اپنے لیے مبائل کا استعمال زہر قاتل سمجھیں۔

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اپنی زندگی کا کوئی بڑا فیصلہ خود نہ کریں بلکہ ماں باپ

سے مل کر کریں چاہے وہ اونچی تعلیم کا مسئلہ ہو یا اپنی پسند نا پسند کا، بالخصوص پسند کی شادی کا فیصلہ تو ہرگز نہ کریں اس معاملہ میں آپ کو صحیح مشورہ دینے والوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے اور یاد رکھیں آپ کو صحیح مشورہ ماں باپ سے بڑھ کر کوئی نہیں دے سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً لڑکیاں جذباتی ہوتی ہیں اور صرف حال کو ہی دیکھتی ہیں لیکن ماں باپ ماضی و حال کے ساتھ ساتھ مستقبل بلکہ اپنی بچیوں کی آنے والی نسلوں کی اچھائی و برائی کو بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے دنیا میں اپنے لیے ان کا فیصلہ سب سے اچھا سمجھو اور اپنے فیصلے کے ساتھ ساتھ تمام ہمدردوں کے فیصلے پہ ان کے فیصلہ کو ترجیح دو۔ ان شاء اللہ آپ ہمیشہ خوش رہیں گی۔ اگر ان کی جانب سے کچھ کمی بیشی یا آپ کے مزاج کے خلاف کچھ ہو بھی گیا تو ان کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی چاہت سے کہیں زیادہ عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ حدیث پاک ہے ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں نبیوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔

تنبیہ

بڑی بچیوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ چوڑیاں، دوپٹہ اور دیگر سامان بغیر مشورہ کے پسند کرنے میں دھوکا کھا جاتی ہیں۔ اس بات کو وہ خود بھی محسوس کرتی ہیں اسی لیے وہ مشورہ کے بعد ہی کچھ خریدتی ہیں۔ تو اپنی زندگی کا یہ سب سے بڑا فیصلہ اپنے سب

سے بڑے ہمدرد کے مشورہ کے بغیر ہرگز نہ کریں۔ ہاں ماں باپ اور دوسرے بڑوں کے مشوروں میں کمی ہو تو اسے انکار کا مکمل اختیار ہے۔ ایسا نہیں کہ ماں باپ غلط کہیں تو اس فیصلہ کو ماننا ہو گا بلکہ اسلام نے آپ کو قبول اور انکار کا مکمل اختیار دیا ہے۔

- بڑی بچیوں کو چاہیے کہ گاہے بگاہے اپنے بچپن کی باتیں ماں باپ کے ساتھ کرتی رہے اس سے ماں باپ کو خوشی ہوتی ہے۔
- بڑی بچیوں کو چاہیے کہ گھر کا کام خوب سلیقہ سے کرنا اپنی ماں سے سیکھیں۔ مثلاً کھانا بنانا، گھر کی صفائی ستھرائی، سامان کو سلیقہ سے سجا کر رکھنا وغیرہ وغیرہ۔
- بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اپنی تمام سہیلیوں کا تعارف (پہچان) اپنی ماں سے ضرور بالضرور کروائیں تاکہ ماں آپ کی سہیلیوں سے مطمئن رہے۔ اور اگر کسی میں بری خصلت ہو تو اس سے آپ کو آگاہ کر کے اس کی صحبت سے آپ کو بچائے ورنہ وہ آپ کے مستقبل کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔
- بڑی بچیوں کا کبھی کبھی گھر میں ماں سے بات بگڑ جاتی ہے تو بچیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی ماں کو منائیں ایسا نہیں کہ ماں اس کو منائے۔ بچیاں اپنے اندر بدلاؤ لائیں ماں کے اندر بدلاؤ لانے کی کوشش نہ کریں اور اگر ضرورت محسوس کریں تو موقع محل دیکھ کر ادب اور محبت کے ساتھ پیار سے اپنی بات صحیح دلیل کے ساتھ ان کے سامنے پیش کر دیں اور فیصلہ ان کے ذمہ چھوڑ دیں، ان کا فیصلہ وہی ہو گا

جس میں آپ کی بھلائی ہوگی۔ ان شاء اللہ

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ کوئی بھی صورت حال ہو اپنی ماں سے بول چال کبھی بند نہ کریں اور ماں کی ہر بات کو خاص توجہ سے سنیں اور اسے ضرور مانیں اور بگاڑ کسی بھی قسم کا ہو اسے فوراً ٹھیک کریں پھر ماں باپ کی بات کو بار بار سوچیں اور اس میں اپنے لیے بھلائی ہی کا پہلو نکالیں اور اگر ذہن کچھ فیصلہ نہ کر سکے تو دل میں یہی بات جمائیں کہ انھوں نے جو کہا ہے اس میں ہمارا فائدہ ہی فائدہ ہے اور ان کے کہنے کے خلاف میں ہمارا نقصان ہی نقصان ہے، تو ان شاء اللہ کبھی شیطان آپ پہ غالب نہ آئے گا اور بری خصلت والی سہیلیوں سے بھی کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ ان شاء اللہ

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ معاملہ ختم ہو جانے کے بعد پرانی باتیں بیچ میں ہرگز نہ لائیں ورنہ پھر سے دوری بڑھنے اور بگاڑ جنم لینے کا امکان ہے۔

✍ بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اگر کوئی اس کو نظر انداز کرے تو اسے معاف کرنا سیکھیں تا کہ ماں باپ کے یہاں اور شادی کے بعد شوہر کے گھر میں بگاڑ کی صورت پیدا نہ ہو۔ اگر آپ نے معاف کرنے کی عادت نہیں سیکھا ہے تو اس سے حسد اور کینہ جیسی مہلک بیماری آپ کے سینے میں جنم لینے کا خطرہ ہے پھر چغلی اور غیبت جیسی خبیث عادتیں بھی آسکتی ہیں پھر آپ کا گھر جہنم کا گڑھا بن

کر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ حدیث میں ہے بہتر بدلہ معاف کرنا ہے۔

- بڑی بچیوں کو چاہیے کہ اپنا ہر معاملہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اور اپنے بھائی بہن اور شادی کے بعد شوہر اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ٹھیک رکھیں اور کچھ گڑبڑ ہو جائے تو خود ہی ٹھیک کریں کسی تیسری پارٹی کو بیچ میں نہ لائیں اس میں آپ کی زندگی کے لیے بہتری ہی بہتری ہے۔
- بچیوں کی پرورش اور صحیح تربیت پہ حدیث میں جگہ جگہ جنت کی بشارت ہے۔
- بچیوں کا دل خوش کرنا اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا اور محبت سے پیش آکر ضرورت پوری کر دینا ماں باپ کے لیے دنیا میں مفلسی سے بچنے کا علاج ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے نجات بھی۔

نصیحت

ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو مسجد کے ایک کونے میں آہ و زاری کے ساتھ گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ رو رو کر دعا کرتے دیکھا۔ میں نے دعا کے بعد وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی تو اس نے بتایا کہ معاملہ یہ ہے کہ میری چھ بچیاں ہیں پھر میری بیوی حاملہ ہے تو میں نے اپنی بیوی کو بہت سخت سست کہنا شروع کیا اور بار بار دھمکیاں دیا کرتا تھا کہ اگر اب کی بار بچی ہوئی تو تجھے میکے بھیج دوں گا تو میں ایک رات خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے میرے اعمال کے بدلے دوزخ کی آگ

ہے، جب فرشتے مجھے دوزخ کے پہلے دروازے پر لے کر گئے تو میں نے دیکھا کہ میری بڑی بچی کھڑی ہے اور اس نے فرشتے سے کہا کہ میں اس کی بچی ہوں میرا باپ بہت دشواریاں اٹھا کر میری پرورش اور تربیت کی لہذا میں اسے نہیں لے جانے دوں گی۔ وہاں سے مجھے دوسرے دروازے پر لایا گیا، وہاں میری دوسری بچی موجود تھی پھر اسی طرح کے سوال و جواب ہوئے پھر تیسرے چوتھے پانچویں چھٹے دروازے پہ چھٹی بچی نے روک لیا پھر میری آنکھ کھل گئی تب سے میں رو رو کر دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھے ایک اور بچی عطا کر دے تا کہ کل قیامت کے دن میرے اعمال اگر کام نہ آسکے تو ان بچیوں کی وجہ سے اللہ پاک دوزخ سے نجات عطا فرمائے۔

ضروری تنبیہ

مگر افسوس صد افسوس آج کل بیٹے والوں کی خباثت کی وجہ سے لوگ بچیوں کی پیدائش پہ غمگین ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بچیوں کی خاطر غم نہ کرنا چاہیے حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی کے یہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے جا اپنے باپ کی مدد کر اور جب کسی کے یہاں بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جا میں تیرے باپ کی مدد کروں گا۔ تو آپ نے یہ پڑھ کر سمجھ لیا ہو گا کہ بچیوں کے ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالی کی مدد ہے۔ اگر جہیز کے نام پر کوئی بھکاری بیٹی والوں سے بھیک مانگتا ہے یا جانور سمجھ کر بیٹا کی قیمت وصول کرتا ہے تو اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے اور یہ تجربہ ہے کہ

ایسا باپ ہمیشہ پریشان اور ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

شادی بیاہ

اسلام نے نکاح کی ادائیگی میں جو قید لگایا ہے وہ صرف ایجاب و قبول ہے۔ نکاح منعقد ہونے کے لیے جو شرائط ہیں جب وہ پائے جائیں اس کے بعد ایجاب و قبول ہو جائے شادی ہو گئی۔ اب اللہ تعالی کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی فضیلت و اہمیت اور لوازمات ارشاد فرمائے ہیں سب لاگو ہو گیا۔ آج کل یہ جو ڈکیتوں کی فوج لے کر بھوکے بھیڑئے کی طرح بیٹی والوں کے یہاں حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کی خدمت کے لیے بیٹی والا جتنا قرض لیتا ہے اور جس قدر ان کا دل دکھتا ہے پھر نہ چاہ کر صرف بیٹی کو خوش دیکھنے کے لیے خون کے آنسو پی کر بیٹا والوں کے بدتمیز بارات کو برداشت کرتا ہے۔ اس سے جس قدر بیٹی والوں کا دل دکھے گا اتنے ہی اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب ہو گا۔ پھر مزید یہ کہ بیٹا والا بیٹی والوں پر میٹھا اور خوبصورت ظلم یہ بھی کرتا ہے کہ سلامی کے نام پر اپنے بیٹا کا دام وصول کرتا ہے۔ اور وقت کا المیہ یہ کہ اس رقم کی ادائیگی کے لیے بیٹی والا اپنی جائداد بلکہ بعض اوقات گھر تک سود کی ادائیگی میں لگا دیتا ہے، اور بعض بیٹی والے بھیک مانگ مانگ کر انٹرنیشنل بھکاری بیٹے والے کو روپیہ دیتے ہیں تب یہ شادی کرتے ہیں۔ یاد رکھیں جب تک بیٹی والوں کو یہ روپیے واپس کر کے معافی نہ مانگ لے تب تک اللہ پاک کی ناراضگی

ہوگی اور ایسی شادی والے نکاح کی برکت وفضیلت سے بھی یکسر محروم ہی ہوں گے۔
اللہ تعالیٰ ہر بیٹا والوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور بیٹا کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمت
اور اللہ و رسول کی خوشنودی کمانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

ولیمہ

شادی کے بعد دولھا کے یہاں ولیمہ کی دعوت سنت ہے۔ اس کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے۔ دولھا کو چاہیے کہ ولیمہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے گھر کرے، اپنے دوست واحباب اور خاندان و رشتہ دار کی دعوت کرے کہ یہ ایک کار ثواب ہے مگر افسوس آج کل کچھ کم نصیب دولھے کا باپ اس قدر ذلیل ہوتا ہے کہ ولیمہ کا خرچ بھی بے چارے بیٹی والوں ہی سے لیتا ہے اسی وجہ سے پوری زندگی یہ تمام برکتوں سے محروم ہوکر دربدر پھرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نکاح کی برکت پانے والی شادی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

اس کتاب کا دوسرا حصہ "**پردہ عورتوں کا مضبوط قلعہ**" ضرور مطالعہ کریں۔

تقریظ

فاضل معقولات و منقولات حضرت علامہ مولانا **مفتی غلام جیلانی ازہری** خلیفہ حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف، بانی جامعہ سنیہ و تاج الشریعہ دار الافتاء کھنڈوا ایم۔پی۔

الحمد للہ ! میں نے اس کتاب کو حرفاً حرفاً پڑھا مصنف (مخدوم القرأ حضرت قاری محمد نسیم احمد قادری صاحب) نے موضوع کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تعمیل " بلغوا عنی و لو آیۃ" میں تحریراً ہو خواہ تدریساً موصوف اپنا وجود رکھتے ہیں، مرکزی دار القرأت تُعْرَفُ الْاَشْجَارُ بِاَثْمَارِھَا کے تحت اپنے فارغین حفاظ و قرأ کی شکل میں اپنے دائرے میں ایسے ہی مشہور ہے جیسے اشرفیہ مصباحیوں کی شکل میں جس کی شہادت اغیار بھی دیتے ہیں عربی کا مشہور جملہ ہے "الفضل ما شھدت بہ الاعداء" مرکزی دار القرأت کو جو دوسرے ادارہ سے ممتاز کرتا ہے وہ تجوید و ترتیل کی تعلیم ہے جس کا اعتراف مخالفین کو بھی ہے۔ اگر میں اپنی بیٹی کو اچھا بنانا چاہتا ہوں تو مجھ پر فرض ہے کہ شادی سے پہلے اسے یہ کتاب پڑھاوں تاکہ وہ شاد رہے۔ اللہ تعالیٰ ادارہ، صاحب ادارہ اور رسالہ کو قبول عام و خاص فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مفتی غلام جیلانی ازہری

بانی جامعہ سنیہ و تاج الشریعہ دار الافتاء کھنڈوا ایم۔پی۔

۳/اکتوبر ۲۰۲۰ء

تقریظ

فاضل جلیل حضرت مفتی فیروز القادری مصباحی صاحب قبلہ بانی: جامعہ نبویہ

ازہری محلہ رام پور مدھواپور مدھوبنی بہار

صدر اہلِ الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) رام پور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استاذ گرامی استاذ القراوالحفاظ حضرت مولانا حافظ و قاری الحاج قاری نسیم احمد قادری صاحب قبلہ (خلیفہ حضور شیر بہار و محدث کبیر) مرکزی دار القرأت لوہنہ جنک پور نیپال کا بتیس صفحات پر مشتمل رسالہ بنام "اچھی بیٹیاں" نظر نواز ہوا۔ شروع سے اخیر تک پڑھا، یہ سلیس اردو زبان میں بچیوں کے لئے انمول تحفہ ہے۔ اس رسالہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ابتدائی عمر سے ہی بچیوں کی تربیت کیسے کی جائے پھر بچیاں جوان ہو تو وہ کیسے عفت مآب بن کر ماں باپ اور شوہر کے گھر کو جنت نشاں بنائیں، بچیاں کیسے نیک سیرت اور پاکیزہ خیالات سے آراستہ ہو کر معاشرے میں بہترین کردار ادا کریں اس پر مکمل زور دیا گیا ہے۔ اس لئے ہر ماں باپ کو چاہئے کہ اس مختصر رسالہ کو اپنی بچیوں کو ضرور پڑھائیں۔

بلا شبہ قاری صاحب قبلہ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ ہر طبقے کے لئے کام

کریں اور اسلام کی صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں۔ اسی مشن کے تحت مدرسہ فیض الہی نوری مرکزی دار القرأت لوہنہ جنک پور نیپال وجود میں آیا اور ابتدائی ایام سے ہی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر حال میں تعلیمی معیار کو نہ صرف بحال کیا بلکہ فن تجوید وقرأت کو ملک نیپال میں متعارف کروایا اور آج یہ عالم ہے کہ جو طلبہ پہلے فن تجوید وقرأت کے حصول کے لئے لکھنؤ جیسے شہروں کا رخ کرتے تھے وہ مرکزی دار القرأت لوہنہ میں اپنی علمی اور فنی پیاس کو بجھا رہے ہیں۔

تعلیمی میدان میں ملک نیپال میں نمبر ایک کا ایوارڈ بھی حاصل کرنے کا شرف مرکزی دار القرأت کو حاصل ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے حاسدین کی ایک جماعت نے ادارہ مرکزی دار القرأت کی طرف میلی نگاہ اٹھا رکھی تھی لیکن الحمدللہ آج وہ اپنے اس گندے حرکات پر پشیماں اور شرمندہ ہیں اور ادارہ اپنے مشن کے ساتھ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ مختصر رسالہ ہے اس لئے اختصاراً ہی چند باتیں تحریر کی گئیں ہیں۔

اس سے پہلے بھی فن تجوید وقرأت اور آداب تلاوت قرآن کے موضوع پر دو نایاب کتابیں "مرقات القرأت" و "عرش الجنان فی تلاوت القرآن" قبول عام وخاص ہو چکی ہے اور یہ بات سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ لاک ڈاؤن میں حضرت موصوف قبلہ نے مختلف موضوعات پر تقریباً پندرہ رسائل مرتب فرمایا ہے

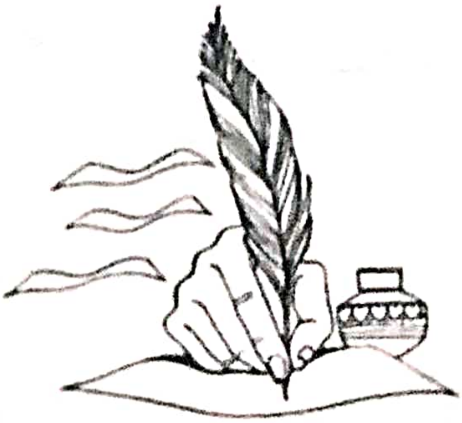
جو بہت جلد یک بعد دیگر منظر عام پر آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اور حضرت قاری صاحب قبلہ کے جملہ مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف قبلہ کو دونوں جہان کی سعادتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فقط

محمد فیروز القادری مصباحی

جامعہ نبویہ ازہری محلہ رام پور مدھواپور مدھوبنی بہار



تقریظ

مفکر قوم وملت حضرت علامہ مولانا **محمد شہاب الدین حنفی عطاری** صاحب قبلہ

مدظلہ العالی سمردہی نیپال مقیم حال سعودیہ عربیہ

الحمد للہ رب العالمین خالق السموات والارضین والصلاۃ

والسلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین وخاتم النبین

اجمل الاجملین اکمل الاکملین سیدنا محمد والہ واصحابہ

وعلی اھل بیتہ و علماء ملتہ وفقھاء شریعتہ اجمعین

زیرنظر رسالہ نافعہ تامہ بنام (اچھی بیٹیاں) مطالعے کی میز پر موجود ہے جسکو فخرالقراء استاذالحفاظ پیکر اخلاص ومحبت نازش علم و ادب عالم باعمل حضرت حافظ وقاری الحاج محمد نسیم احمد صدیقی مدظلہ العالی خلیفہ حضور مفسر قرآن حضور سید ظہور الحسین صاحب قبلہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اسلام کی مقدس شہزادیوں کیلئے ترتیب دیا ہے یہ انکے رشحات قلم کی پہلی کڑی نہیں بلکہ اس سے قبل بھی حضرت قاری صاحب قبلہ کئی کتابیں لکھ چکے ہیں خاص کر ان کی دوکتابیں (مرقات القرأت، عرش الجنان فی تلاوت القرآن المعروف آدابِ تلاوتِ قرآن) فن قرأت پر عظیم شاہکار ہیں حضرت قاری صاحب کی یہ تصنیف بھی اپنی مثال آپ ہے اسکو بالاستیعاب پڑھا جس حسین انداز سے اور سلیس اردو میں قاری صاحب قبلہ نے اسکو

مرتب کیا ہے جس کو عام اردو خوان بھی پڑھ لیں یہ انہیں کا حصہ ہے، ایک بہترین مصنف ، مولف کی یہی پہچان ہیکہ وہ اپنی بات قارئین کے دل و دماغ میں اتار دیں آج کل اردو زبان کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے اس کو ہر خواص و عام جانتے ہیں ایسے ماحول میں ثقیل اردو لکھ کر یہ سوچنا کہ میری قابلیت کی دھاک جمے یہ خام خیالی ہے ایک مصنف و مرتب کے لیے ضروری ہیکہ وہ قارئین کے مزاج کو اور حالات کو سمجھیں پھر اسی تناظر میں وہ اپنی بات عوام و خواص تک پہنچائیں بحمدہ اللہ تعالی حضرت قاری صاحب قبلہ کے اندر یہ وصف و خوبی بدرجہ اتم موجود ہے کہ اپنی بات خواہ وہ تقریر کے ذریعہ ہو یا تحریر کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اتار دیتے ہیں۔

اللہ تعالی نے جہاں حضرت قبلہ قاری صاحب کو بہت سارے اوصاف حمیدہ و شمائل عظیمہ سے نوازا ہے وہیں آپ مسلک اعلی حضرت کے عظیم علمبردار ہیں۔ حاضر جواب مناظر ہیں۔ آج سے کئی سال پہلے ملک نیپال میں سلفی مولویوں نے ریال کی بدولت ایک F. M پر اہلسنت و جماعت کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا عقائد اہلسنت کو مجروح اور مسلک اعلی حضرت کو باطل ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا معمولات اہلسنت پہ حملہ کرنے لگا ایسے حالات میں اہلسنت کے علماء و عوام سخت بے چین ہوئے کہ ان نام نہاد ملاؤں کا مقابلہ کیسے کیا جائے کیسے اس پر نکیل کسا جائے کیسے انکا سد باب کیا جائے اس وقت ملک نیپال کے جن دو عظیم مرد

قلندر نے مسلک اعلیٰ حضرت کا علم بلند کیا اور فکر رضا کی ترجمانی کی بلکہ جنھوں نے اہل سنت کو سربلند کیا ان میں سرفہرست فقیہ اعظم نیپال مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عثمان برکاتی المعروف بہ حضور قاضی نیپال اور آپ کی ذات گرامی تھی آپ نے فرقہائے باطلہ کے بھیڑیوں کو ایسا دندان شکن جواب دیا کہ انکی بولتی بند ہوگئی حضرت قبلہ اقدس قاری صاحب نے جس مدبرانہ مفکرانہ محققانہ اور مفسرانہ انداز میں ان باطل جماعت کے ٹھیکیداروں کا تعاقب کیا یہ بھی انہیں کا خاصہ تھا بلاشبہ آپ کا بیان دلائل وبراہین سے مزین ومبرہن ہوا کرتا تھا جسکی تاب خیمۂ سلفیت کا کوئی فرد نہ لا سکا اور آپ کے دلائل کے سامنے اسکے بڑے بڑے اعتراضات کے ایسے پرخچے اڑتے چلے گیے جیسے آندھی طوفان میں بعض چھتیں اڑتی نظر آتی ہیں زعم باطل میں وہ سوچتے تھے کہ میں نے جو سوال کیا ہے اسکا کوئی جواب نہ بن پڑے گا مگر حضرت قاری صاحب قبلہ اس کا جواب اتنی آسانی سے دیتے کہ فرقہ باطلہ کا گروہ انگشت بدنداں ہوکر خائب وخاسر ہوجاتا تھا جیسے ایک قوی پہلوان دبلا پتلا پہلوان کو پچھاڑکر ذلیل وخوار کردیتا ہے آپ اپنے ایف۔ ایم کے پروگرام میں جہاں باطل قوتوں کا منہ توڑ جواب دیا وہیں معاشرے میں پھیلی برائیاں خاصکر اہلسنت کے اندر جو بدعملیاں پائی جاتی ہیں اسکا بھی رد بلیغ کیا اور حقیقی اسلام وسنیت کا پیغام عام کیا جیسے مزارات اولیاء پر عورتوں کی حاضری، تعزیہ داری ، جہیز ، شادی کے موقعہ پر

بے بنیاد رسوم باطلہ کا رد وغیرہ وغیرہ۔

رسالہ (اچھی بیٹیاں) واقعی اچھی بیٹیوں ہی کے لیے ہے مجھے امید ہیکہ اگر بری بیٹیاں (جنکی عادت بگڑ چکی ہے) بھی اسکو پڑھیں گی تو اچھی بیٹیاں بن جائیں گی رسالہ ھذا شرعی اغلاط سے پاک ہے حالات حاضرہ کے تناظر میں اسطرح عام فہم انداز میں مختصر رسالے پمفلٹ شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے حالات دن بدن ناگفتہ بہ ہوتے جارہے ہیں جہاں مردوں میں بہت ساری برائیاں جنم لے چکی ہے وہیں صنف نازک (خواتین) میں بہت ساری گندی عادتیں مثلاً فیشن عریانیت تیزی سے پھیل رہی ہے ان سب جراثیم کو روکنے کے لیے، صنف نازک کو بااخلاق بنانے کے لیے یہ رسالہ تریاق اعظم اور ایک مجرب اکسیر ثابت ہوگا۔ ہر مسلمان بھائی بہن کو چاہیے کہ یہ رسالہ خود بھی پڑھیں اور دیگر دوست احباب سہیلی کو بھی تحفہ میں ارسال کریں مزید کیا لکھوں وقت کی تنگی دامن گیر ہے بس میرا اپنا ماننا ہیکہ کسی بھی تحریر کی افادیت و مقبولیت محرر کے افادیت و مقبولیت پر منحصر ہے مصنف، مرتب، جسقدر باثر شخصیت ہوگی، جسقدر وہ محتاط ہونگے اسی قدر انکی تحریر کی اہمیت اہل علم کے نزدیک ہوگی ماشاء اللہ ہمارے قاری صاحب قبلہ اپنی دینی خدمات کی وجہ سے محتاج تعارف نہیں ہیں اللہ جل شانہ نے بہت ساری خوبیوں سے حضرت موصوف کو نوازا ہے علم قرأت کو نیپال میں سب سے پہلے خصوصی طور پہ متعارف کروانے والے اسکو عروج

بخشنے والے بلا شبہ حضرت قاری صاحب ہی کی ذات ہے آپ نے علم قرأت کو فروغ دینے کے لیے 2008 میں ایک عظیم ادارہ بنام مرکزی دار القرأت قائم کیا چند ہی برسوں میں یہ ادارہ ملک نیپال کا ایک ممتاز ادارہ ہو گیا دور دراز سے طالبان علوم نبوت اپنی تشنگی بجھانے کے لیے اس ادارہ میں زیر تعلیم ہوئے ہندوستان کے مختلف صوبوں سے طلباء کرام اس ادارے سے اکتساب فیض کیا راقم السطور بہت پہلے سے قاری صاحب قبلہ کے نام سے واقف تو تھا مگر کبھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا گزشتہ سال حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی رحمۃ اللہ الغنی کے وصال پر جنازے میں شرکت کے لیے جب پہلی بار لہنہ شریف پہونچا تو مرکزی دار القرأت ہی میں کچھ دیر قیام کیا چونکہ قاری صاحب قبلہ سے شناسائی تو تھی نہیں البتہ علماء کرام کے جھرمٹ میں بیٹھے شخصیت کو پہچاننے میں دیر تو ہوتی نہیں چاروں طرف علماء و قراء حضرات آپ کو گھیرے میں لیے ہوئے تھے اس سے اندازہ تو لگ گیا کہ مرکزی دار القرأت کے مرکزی روح رواں یہی شخصیت ہیں میرے ساتھ مولانا مشتاق احمد صدیقی صاحب تھے انھوں نے فرمایا یہی ہیں قاری نسیم صاحب قبلہ بانی ادارہ۔ پہلی بار حضرت قاری صاحب کو دیکھا بڑی ہی انکساری، عاجزی اور مہمان نوازی جو بھی لوگ پہونچے جنکو جانتے ہوں انکو بھی جنکو نہیں بھی جانتے انکو بھی قاری صاحب نے اپنے ادارے میں بنا چائے ناشتہ کے واپس ہونے نہیں دیا۔ بار بار فرماتے جو حضرات

دور دراز سے آئیں ہیں پہلے ناشتہ وغیرہ کرلیں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب نے باب فیاضی کو مہمانوں کے لیے مکمل طور پہ کھول رکھا تھا اس طرح حضرت قاری صاحب قبلہ صرف حافظ و قاری ہی نہیں ایک فیاض شخصیت بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن جن خوبیوں سے نوازا ہے اگر ان سب پر لکھا جائے تو ایک کتابی شکل ہو جائے۔ رب متعال حضرت قاری صاحب قبلہ کی اس سعیٔ جمیلہ کو قبول عام و تام فرمائے ان کی دینی خدمتوں کو اکناف عالم تک مشتہر فرمائے اور حاسدین معاندین ،ظالمین ،کے شر وفتن سے محفوظ فرمائے انکے اس رسالہ کو مقبول دہر بنائے۔ اخیر میں ایک گزارش کر کے اپنی بات کو ختم کر دیتا ہوں قاری صاحب قبلہ نے جسطرح اچھی بیٹیاں یہ بیٹیوں کے لیے رقم فرمایا ہے اسی طرح اچھے بیٹے کے نام سے لڑکوں کے لیے بھی کچھ نہ کچھ ضرور پند و نصائح پر مشتمل رسالہ تحریر فرمائیں مولی تعالی آپ کی ہر نیک کاوش کو دینی خدمات کو قبول تام فرمائے!

آمین بجاہ سید المرسلین وخاتم النبیین ﷺ

طالب دعا: **شہاب الدین حنفی سمردہی**

نائب مہتمم جامعہ سیدہ فاطمہ للبنات مینا بازار مقیم حال الدولۃ السعودیہ

2.10.2020

ACHCHI BETIYAN

By: Qari Md. Nasim Ahmad Qadri
Markazi Darul Qirat, Lohna, Janakpur (Nepal)

فروغ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

{۱} عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

{۲} طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

{۳} مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

{۴} طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

{۵} ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً وعظاً ومناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔

{۶} حمایت مذہب ورد بدمذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

{۷} تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

{۸} شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ کو سرکوبی اعداء کیلئے اپنی فوجیں، میگزین، اور رسالے بھیجتے رہیں۔

{۹} جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

{۱۰} آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ!! ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم ودینار سے چلے گا'' اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدق صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳)

Printed at: Ahmad Publications Pvt. Ltd. Patna @ 8521889323